سوال

(309) حمل کی حالت میں طلاق دینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ورت کواس کے خاوند نے طلاق دیدی جبکہ وہ حاملہ تھی۔ تقریباًطلاق کے ڈیڑھ ماہ بعد وضع حمل ہوا۔ کیارجوع ممکن ہے اگررجوع ممکن نہیں تودوران عدت اپنے اخراجات اوربچے کی پیدائش کاخرچہ لے سکتی ہے، نیز نوزائیدہ بچے کاذمہ دارکون ہے جبکہ والدہ اسے اپنے پاس نہیں رکھنا چاہتی۔ اس کے علاوہ نکا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال واضح ہوکہ اگرخاوند نے اپنی بیوی کورجعی طلاق دی ہے توعدت کے دوران اسے رجوع کرنے کا حق ہے۔ ارشادباری تعالیٰ ہے کہ ''ان کے خاوند اگر صلح کرناچاہیں تودوران عدت اپنی زوجیت میں لے لینے کے زیادہ حق دار ہیں''۔ [۲/البقرہ:۲۲۸]

عدت گزرجائے توایک دوسری شکل ہوگی وہ یہ کہ اگر بیوی آنے پرآمادہ ہوتو نئے حق مہر کے ساتھ گواہوں کی موجودگی میں نکاح جدید ہوگا کیونکہ عدت کے گزرنے سے نکاح ختم ہوجاتا ہے۔ ارشادباری تعالیٰ ہے': 'اورجب تم عورتوں کوطلاق دواوروہ اپنی عدت کوپہنچ جائیں توانہیں پہلے خاوند سے نکاح کرنے

رت مسئولہ میں عورت بوقت طلاق حاملہ تھی اورحاملہ مطلقہ کی عدت وضع حمل ہے۔ ارشادباری تعالیٰ ہے: ''اورحمل والی عورتوں کی عدت وضع حمل ہے۔'' [۶۵/الطلاق:۴]

ورت کاطلاق کے بعد وضع حمل ہوچکا ہے،جس کے ساتھ ہی اس کی عدت بھی ختم ہوچکی ہے چونکہ نکاح بھی ختم ہوچکا ہے اب رجوع کی صرف ایک صورت ہے کہ اگرلڑکی اپنا گھر بسانے پرآمادہ ہے توجدید نکاح سے ایسا ممکن ہے لیکن اس کے متعلق عورت پرکوئی دباؤنہیں ڈالاجاسکتا، کیونکہ اب معاملہ عورت کی

دوران عدت خاوند کواپنی مطلقہ بیوی کے جملہ اخراجات بھی برداشت کرناہوں گے۔ ارشادباری تعالیٰ ہے ''اوراگر(مطلقہ عورتیں) حمل سے ہوں تووضع حمل تک ان کاخرچہ دیتے رہو۔'' [۶۵/الطلاق:۶]

ں کے علاوہ وضع حمل پراٹھنے والے اخراجات کا بھی خاوند سے مطالبہ کیاجاسکتا ہے کیونکہ عورت نے بچہ خاوند کا ہی جنم دیا ہے بچے کی پیدائش کے بعدجب تک ماں بچے کودودھ پلاتی رہے گی تواس کے جملہ اخراجات بھی بذمہ خاوند ہوں گے اوراس سے ان اخراجات کامطالبہ کیاجاسکتا ہے۔ ارشادباری تعالیٰ ہے:

''پھراگروہ بچے کوتمہارے کہنے پردودھ پلائیں توانہیں ان کی اجرت دو۔'' [۶۵/الطلاق:۶]

م پراللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اوردودھ پلانے والی ماؤں کاکھانااورلباس دستور کے مطابق باپ کے ذمہ ہوگا۔'' [۲/البقرہ:۲۳۳]

تہ بیوی بچے کودودھ نہیں پلاناچاہتی تواسے مجبورنہیں کیاجاسکتا، جیساکہ ارشادباری تعالیٰ ہے: ''ماں کواس کے بچے کی وجہ سے نقصان نہ پہنچایاجائے۔'' [۲/البقرہ:۲۳۳]

ن صورت مسئولہ میں اگرمطلقہ اس نوزائیدہ بچے کواپنے پاس رکھناچاہتی ہے تویہ اس کا حق ہے اسے مجبورنہیں کیاجاسکتا۔ واضح رہے کہ یہ تمام باتیں اس صورت میں ہیں جب عورت رجوع، یعنی تجدید نکاح پررضامند نہ ہواگروہ رجوع پرراضی ہے توکوئی پیچیدگی نہیں ہے۔ رجوع نہ ہونے کی صورت میں والدین کی

رت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم قے کوحرام جانتے ہیں یعنی ہبہ دے کرواپسی کامطالبہ کرناحرام ہے۔

ہے کہ حاملہ عورت کواگرطلاق دی جائے تواس کی عدت وضع حمل ہے۔ دوران عدت نکاح جدید کے بغیررجوع ہوسکتا ہے۔ وضع حمل کے بعد عورت کی رضامندی سے نئے حق مہر کے ساتھ گواہوں کی موجودگی میں نیانکاح کرکے رجوع ممکن ہے۔ دوران عدت خاوند کواپنی بیوی کے جملہ اخراجات برداشت کر

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2صفحہ:325